www.KitaboSunnat.com



یادِ رفتگاں

ابو مسعود عبدالجبار سلفی

# فقیہِ اسلام سید سابق مصریؒ

## 'کنگ فیصل ایوارڈ' حاصل کرنے والے جلیل القدر مصنف

سید سابق مصری مرحوم ان خوش نصیب مؤلفین میں سے ہیں جو اپنی بے مثال تصانیف کی وجہ سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ روس میں منعقد کانفرنس میں اسلام کے موضوع پر لیکچر دینے کے لئے تشریف لے گئے، آپ ماسکو ایئر پورٹ پر ہوائی جہاز سے اُترے تو اپنے سامنے ایک بہت بڑا جلوس دیکھ کر حیران ہوگئے، جونہی آپ گیٹ سے نکلے تو اس جلوس کے شرکا آپ کو دیکھ کر پرجوش ہوگئے اور بے اختیار آپ کے نام کے نعرے مارنے لگے اور آپ کے سر اور ہاتھوں کو لپک لپک کر بوسے دینے لگے۔ آپ نے حیران ہوکر ان سے پوچھا کہ آپ مجھے کس طرح جانتے ہیں؟ تو ان روسی مسلمانوں نے جواب دیا کہ آپ کی کتاب فقه السنة کی وجہ سے آپ کو جانتے ہیں۔ یہ سن کر بے اختیار آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے اور کہنے لگے: اے اللہ! یہ بات تو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ دیارِ غیر کے مسلمان دیوانہ وار میرے استقبال کو نکلیں گے اور مجھے سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔

اس مختصر مضمون میں لاکھوں کی تعداد میں چھپنے والی کتاب فقه السنة کے جلیل القدر مصنف کی حیاتِ مبارکہ پر روشنی ڈالیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی انہی کی پیروی میں خلوصِ دل سے خدمت اِسلام کی توفیق عطا فرمائے۔

سید مرحومؒ مصر کے صوبہ منوفیة کے ضلع باجور کی بستی اُسْطَنھَا میں جنوری ۱۹۱۵ء میں پیدا ہوئے اور ابھی نو سال کی عمر کو نہ پہنچے تھے کہ آپ نے قرآنِ کریم حفظ کرلیا اور پھر قاہرہ کی جامعہ ازہر میں داخل ہوگئے اور وہاں سے ۱۹۴۷ء میں شریعت کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرکے ماجستیر (ماسٹریٹ) میں داخل ہوگئے اور وہاں سے ممتاز پوزیشن لے کر فارغ ہوئے۔ اس کے بعد آپ نے جامعہ اَزہر کے مختلف شعبوں میں پڑھانا اور لیکچر دینا شروع کردیا، پھر ۱۹۵۰ء کے آخر میں وزارتِ اَوقاف سے منسلک ہوگئے اور مساجد کی نگرانی کا منصب سنبھال



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لیا۔ بعد ازاں آپ 'ثقافت اسلامیہ' کے ادارے سے وابستہ ہوئے اور وہاں اس وقت تک دعوت و تربیت میں مشغول رہے تا آنکہ آپ کی نظر بندی کے احکام جاری ہوگئے۔ ایسی صورتحال میں آپ وہاں سے مکہ مکرمہ منتقل ہوئے اور کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی میں پڑھانے لگے۔ بعد ازاں آپ کو اُمّ القریٰ یونیورسٹی میں شریعت کالج کے 'شعبہ عدل وقضا' کی سربراہی سونپ دی گئی اور اس کے بعد آپ کو ریسرچ کے اعلیٰ شعبے کی مسند تفویض کردی گئی اور آپ تاحیات پروفیسر مقرر ہوگئے۔ اس عرصے میں آپ نے بہت سے لیکچرز دیے اور فقہ واُصولِ فقہ کی تعلیم دی اور یک صد سے زیادہ مقالات پر نظر ثانی کی اور علما واساتذہ کے جم غفیر کو سندِ فضیلت عطا کی۔ اس کے بعد آپ نے اپنی زندگی کے آخری تین سال وطن واپس آکر قاہرہ میں بسر کئے اور اپنی وفات تک وہاں سے پھر کسی جگہ نہ گئے۔

سید سابقؒ اپنی جوانی کے آغاز میں ہی الجمعية الشرعية کے بانی شیخ سبکیؒ سے منسلک ہوگئے اور ان کے خلف الرشید شیخ عبداللطیف مشتہریؒ کی معیت میں ان سے تعلیم وتربیت حاصل کرتے رہے اور ان کی صحبت کی برکت سے آپ کے دل میں سنت کی محبت گھر کرگئی۔ یہاں آپ کی بلند ہمتی اور ذہانت وفطانت اور دلی طہارت نے آپ کو اپنے ساتھیوں میں ممتاز مقام پر فائز کردیا اور آپ فقہ کے بالاستیعاب مطالعہ وتحقیق میں کمال حاصل کرگئے۔ جب آپ کے شیخ نے فقہی مسائل میں آپ کی فہم وفراست کا مشاہدہ کیا تو اُنہوں نے آپ کو شرح وسط کے ساتھ فقہی دروس تیار کرنے اور اپنے ہم سبق ساتھیوں کو پڑھانے کا حکم دے دیا حالانکہ اس وقت آپ اُنیس سال کی عمر کو بھی نہ پہنچے تھے۔

شیخ سبکیؒ مرحوم کی طرزِ فکر کا آپ کی شخصیت پر بڑا اثر تھا۔ چنانچہ آپ بیان کرتے ہیں کہ میرے عنفوانِ شباب میں جہادِ فلسطین شروع ہوگیا اور میں نے ایک دن جوش میں آکر اپنے شیخ سے دورانِ سبق ہی کہہ دیا کہ آپ کب تک ہمیں اخلاق وآداب کے درس دیتے رہیں گے؟ ہمیں جہاد کی ترغیب کس نے دینی ہے اور اس کی اہمیت کس نے بتانی ہے؟

فرماتے ہیں کہ میرے شیخ نے مجھے بیٹھ جانے کا حکم دیا تو میں نے جواب دیا کہ ہم کب تک بیٹھے رہیں گے؟ اُنہوں نے کہا: میرے بیٹے! اگر تو عالم کے سامنے اَدب کا مظاہرہ کرنے پر صبر نہیں کرسکتا تو جہاد فی سبیل اللہ میں کیسے صبر کرے گا؟

فرماتے ہیں کہ ان کے اس فرمان نے مجھے ہلا کر رکھ دیا اور میں اب تک اس کا اثر اپنی



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



زندگی میں محسوس کرتا ہوں۔ اس کے بعد سید سابق مرحوم کا شیخ حسن البناؒ سے تعارف ہو گیا تو آپ ان کی دعوت میں شریک ہوکر ان کے معاون بن گئے اور آپ نے اِخوان المسلمین کی تعلیم وتربیت کا بیڑا اُٹھا لیا اور عرصہ دراز تک اُنہیں تعلیم دیتے رہے۔ ایک دن شیخ حسن البنا مرحوم نے بذاتِ خود آپ کا درس سنا تو اُنہیں ان کا اُسلوب بہت پسند آیا اور انہوں نے ان دروس کو کتابی صورت میں مدوّن کرنے کا حکم دے دیا اور یہیں سے فقه السنة کی تالیف کا آغاز ہو گیا۔

یوں تو آپ کی دیگر مؤلفات بھی نہایت وقیع ہیں، لیکن آپ کو اپنی کتاب فقه السنة بہت ہی محبوب تھی کیونکہ آپ نے اس کو روایتی اسالیب کے اُسلوب سے ہٹ کر صحیح منہج کے مطابق تالیف کیا اور کتاب وسنت کے قوی دلائل سے جس امام کے مذہب کی تائید ہوتی تھی اسے دل کھول کر ترجیح دی اور جہاں کہیں کسی کا موقف قرآن وسنت کی رُو سے غلط ثابت ہوا، اس کی تردید کردی اگرچہ وہ جمہور علماے اُمت کا مذہب ہی کیوں نہ ہو۔

فقه السنة کے عمدہ اُسلوبِ بیان اور محکم استدلال اور حسن ترتیب نے سید سابق کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے اور آپ کا نام آپ کی کتاب کا لاحقہ بن گیا۔ جونہی کسی عالم کی زبان پر فقہ السنہ کا نام آتا ہے تو آگے خود بخود سید سابق کا نام زبان پر آجاتا ہے۔ یہ آپ کے خلوصِ نیت کی برکت ہے کہ یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں چھپ رہی ہے اور مسلم وغیر مسلم ممالک کے لاکھوں مسلمان اس سے فقہی رہنمائی حاصل کررہے ہیں بلکہ ۱۹۹۴ء میں اس شاندار کتاب کی تالیف پر آپ کو 'کنگ فیصل ایوارڈ' بھی دیا گیا اور مصریوں نے بھی اپنے ملک کے اس قابل قدر پروفیسر اور مصنف کو بہت پذیرائی بخشی اور بہت سے گولڈ میڈل عطا کئے۔

آپ کی دیگر مؤلفات یہ ہیں:

① مصادر القوة في الاسلام

② الربا والبديل: بعض معاصرین کے سود کے جواز کے فتووں پر محاکمہ

③ رسالة في الحج ④ رسالة في الصيام

⑤ تقاليد وعادات يجب أن تزول في الأفراح والمناسبات

⑥ تقاليد وعادات يجب أن تزول في المأتم

ان میں چار کتابیں تو آپ نے وزارتِ اَوقاف کے زیر اہتمام قائم شدہ ادارہ ثقافت کی



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علمی سرگرمیاں سرانجام دیتے ہوئے لکھیں جبکہ آخری دو کتابیں الجمعية الشرعية سے تعلق کے دوران لکھیں۔ یہ کتابیں آپ کے رجحانات کو ظاہر کرتی ہیں کہ شیخ سید سابق کو بدعات سے کس قدر نفرت اور سنت سے کس قدر محبت تھی!!

## آپ کا جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت

آپ محض درس و تدریس اور تصنیف و تالیف اور صوم وصلوۃ کے دل دادہ ہی نہ تھے بلکہ آپ کے دل میں فی سبیل اللہ جہاد کر کے شہادت کے مرتبہ پر فائز ہونے کی تمنا موجزن رہتی تھی۔ جونہی قتال فی سبیل اللہ کے حالات پیدا ہوئے، آپ افواجِ اسلام کے ہراول دستے میں موجود ہوتے۔ جب ۱۹۴۸ء میں عرب اسرائیل جنگ چھڑی تو آپ نے جہاد کے احکام اور اس کی دعوت دینے کا بیڑا اُٹھایا اور لوگوں کو اسباب اختیار کرنے اور اللہ پر بھرپور بھروسہ کرنے کی تبلیغ کی اور اُنہیں اسلحہ کھولنے، جوڑنے اور اسے فائر کرنے اور فدائی حملے کرنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ جب نقراشی مارا گیا تو اس کے قتل کا الزام سید سابق پر دھر دیا گیا اور جہاد سے متنفر کرنے کی غرض سے انہیں 'کشت وخون کے مفتی' کا لقب دے دیا گیا اور انہیں دو سال تک عذاب کی بھٹی میں سلگایا گیا۔ آپ نے یہ عرصہ نہایت صبر واستقلال سے گزارا۔ آپ جیل میں بھی مصائب پر صبر کرنے اور اللہ پر توکل کرنے اور مقدر کے لکھے ہوئے پر راضی رہنے کی تلقین کرتے رہے اور جب آپ کو بے گناہ قرار دے کر جیل سے رہا کر دیا گیا تو اس وقت مصر میں جنگِ رمضان کا میدان سج چکا تھا۔ آپ سیدھے میدان جنگ میں پہنچ گئے اور مصری افواج کے حوصلے بلند کرنے لگے۔

## آپ کے خصائل وشمائل

سید سابقؒ سلفی المشرب، فقیہ اور وسیع الظرف عالم دین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وافر علم اور رفیع خلق عطا فرمایا تھا۔ آپ حدیث نبوی «المؤمن مألفٌ» کے بمصداق محبت خور اور دوست پرور انسان تھے۔ اللہ نے آپ میں انسانی ہمدردی اور رحمت ومودّت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور آپ کو نرم خو، عفیف اللسان اور حاضر جواب بنایا تھا۔ آپ بڑے خوش طبع، فصیح اللسان، بلیغ البیان خطیب اور ذہین وفطین سکالر تھے۔

آپ اپنے لیکچر کے دوران طلبہ کو بور نہ ہونے دیتے تھے بلکہ جب بھی محسوس کرتے کہ



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طلبہ ایک خشک قسم کے فقہی مسئلہ پر تقریر سننے سے اکتاہٹ کا اظہار کر رہے ہیں تو فوراً اس مسئلہ سے متعلق کوئی لطیفہ یا دلچسپ قصہ بیان کر دیتے جس سے مجلس کشتِ زعفران بن جاتی اور وہ تازہ دم ہو کر تقریر سننا شروع کر دیتے۔

سید سابق مرحومؒ محض فقہی گتھیاں سلجھانے کے ماہر نہ تھے بلکہ بین الاقوامی سیاست پر بھی گہری نگاہ رکھتے تھے اور ملک بھر کے اہم اخبارات کی اہم اہم سرخیوں اور اداریوں کا مطالعہ کرتے اور پرنٹ میڈیا کے بل بوتے پر سر اُٹھانے والے فتنوں کا سر کچلنے کے لئے قلمی اور لسانی جہاد میں شریک ہو جاتے۔ آپ کے ملاقاتی جب کبھی آپ سے ملاقات کرنے جاتے تو اس وقت آپ یا تو نوافل ادا کر رہے ہوتے یا کتب کا مطالعہ کر رہے ہوتے یا وہ گمراہ فکر لوگوں کے الحاد کی تردید لکھ رہے ہوتے تھے۔

اگرچہ آپ جسمانی طور پر نحیف و نزار تھے، لیکن سینے میں شیر جیسا دل رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے میدانِ جہاد میں اعدائے دین اور جیل میں ظالم حکمرانوں کے سامنے پامردی اور استقلال کا ثبوت دیا اور کسی طرح کی کمزوری نہیں دکھائی بلکہ جیل میں دوسروں کے حوصلے بھی بلند رکھے۔

جمال عبدالناصر جیسے جابر حکمران کے دور میں جب آپ کو جامع عمرو بن العاص میں شیخ احمد الغزالی کا خلف الرشید متعین کیا گیا تو لوگوں کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ آپ سابقہ خطبا کے انجام سے سبق حاصل کریں گے اور مداہنت کا مظاہرہ کر کے حکمرانوں کے پاؤں پکڑ لیں گے اور ان کی ہاں میں ہاں ملائیں گے، لیکن آپ نے اپنے پہلے خطبے میں شرعی دلائل اور تاریخی شواہد سے مسلم حکمران کی چودہ شرائط پر کھل کر بیان کیا اور ایسا بے مثال خطبہ دیا کہ حکمرانوں کے دجل و فریب کے بخیے اُدھیڑ دیے اور ان پر ایسی تنقیدِ سدید کی کہ حاضرین عش عش کر اُٹھے اور آپ کی یہ تنقید ایسی عالمانہ اور فاضلانہ تھی کہ حکمرانوں کو اس پر گرفت کا بہانہ بھی نہ ملا۔

## آپ کا مرتبہ اور مقام

جس طرح پیڑ اپنے پھل سے، حکمران اپنی رعایا سے اور پھول اپنی خوشبو سے پہچانا جاتا ہے، اسی طرح استاد اپنے شاگردوں سے پہچانا جاتا ہے۔ شیخ سید سابقؒ نے یوں تو ہزاروں شاگردوں کی تربیت کی اور اُنہیں جہالت کی موت سے علم کی زندگی بخشی اور وہ عالم اور دانشور



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بن کر زمین میں یوں چمکے جس طرح آسمان پر تارے چمکتے ہیں، لیکن آپ کے چند شاگرد ایسے ہیں جو عالم اسلام میں بالعموم اور عالم عرب میں بالخصوص آفتاب بن کر چمکے اور ان کی تابانیٔ علم سے علمی دنیا جگمگا اٹھی اور وہ ہیں: ڈاکٹر یوسف قرضاوی، ڈاکٹر احمد عسال، ڈاکٹر محمد الراوی، ڈاکٹر عبدالستار اور بہت سے دیگر علماے مکہ مثلاً ڈاکٹر صالح بن حمید اور ڈاکٹر علیانی وغیرہ

آپ نہ صرف سن کہولت میں مرجع علما وطلبا تھے بلکہ جوانی میں بھی اپنے دور کے کبار علما مثلاً شیخ احمد الغزالی، شیخ ابوزہرہ، شیخ محمود شلتوت وغیرہ کے معتمد تھے۔

آپ کے صاحبزادے محمد کا بیان ہے کہ شیخ عبدالجلیل عیسیٰ اور شیخ منصور رجب اور شیخ باقوری جیسے کبار اساتذہ ہمارے ہاں تشریف لاتے تو وہ والد مرحوم کے درس کو یوں منہمک ہوکر سنتے، گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

## آپ کے آخری تین سالوں کی مصروفیات اور وفات

آپ نے اپنی حیاتِ مستعار کے آخری تین سال اپنے آبائی ملک مصر میں بسر کئے اور آپ کی مصروفیات حد سے زیادہ بڑھ گئیں۔ کوئی دن ایسا خالی نہ جاتا جس دن آپ اپنے گھر میں آرام سے بیٹھے ہوں۔ اس عرصے میں آپ کہیں تو مردوں کے حلقوں میں لیکچر دیتے اور کہیں عورتوں کے حلقے میں درس دیتے۔ ڈاکٹروں نے آپ کے بیٹے ڈاکٹر مصطفیٰ سے کہا کہ آپ اپنے والد صاحب کو اتنی سخت مصروفیات سے روک دیں، ورنہ یہ روزانہ کے دروس ان کیلئے جان لیوا ثابت ہوں گے اور اُنہوں نے اپنے والد تک یہ بات پہنچائی بھی، لیکن آپ نے فرمایا کہ جب تک جسم میں جان ہے میں قرآن وسنت کے پیاسوں کو جامِ طہور پلاتا رہوں گا۔ بالآخر ستر سال سے زیادہ عرصے تک دعوت وتبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد آپ نے داعی حق کو لبیک کہا اور شدید بخار کی حالت میں قاہرہ ہسپتال میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ آپ کی وفات کی خبر مصر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور لوگوں کی کثیر تعداد ہسپتال میں پہنچ گئی اور اُنہوں نے اتنی محبت اور احترام سے آپ کا جسدِ خاکی اٹھایا کہ گویا آپ ان کے شفیق ومہربان باپ ہوں۔ جب دنیا نے لاکھوں کی تعداد میں شرکاے نمازِ جنازہ کو دیکھا تو پکار اُٹھی کہ

هٰكذا تكون جنائز أهل السنة . رحمه الله رحمة واسعة ورفع درجته في المهديين وجعله من الساكنين في جنة الفردوس .

سنتِ رسولؐ کے متوالوں کے جنازے ایسے ہی ہوتے ہیں، اللہ ان کی مغفرت کرے!



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ